ڈاکٹر علیم اشرف خان، دہلی

ادبی کتب خانہ

رامپور رضا لائبریری میں

میر سید علی ہمدانی کے فارسی قلمی نسخے

نوابین رامپور کا علمی و ادبی تحفہ رامپور رضا لائبریری مشرقی علوم کے قلمی نسخوں کا عظیم الشان اور بیش بہا سرمایہ ہے جس میں اردو، فارسی، عربی، پشتو اور سالنسکرت کے مایہ ناز اور نادر شاہکاروں کا مجموعہ ہے اور مشرقی علوم کی کسی بھی شاخ میں تحقیق کرنے والوں کے لیے یہ لائبریری مشکلات کے حل کا ایک ایسا انسائیکلوپیڈیا ہے جس کی توضیح سے چھپے ہوئے گوشوں اور حقایق سے بہ آسانی پردہ ہٹایا جا سکتا ہے۔

میر سید علی ہمدانی کو عام طور سے تذکرہ نگاروں نے "علی" کے نام سے یاد کیا ہے اور کبھی کبھی ان کے اشعار میں تخلص کے طور پر "علائی" بھی ملتا ہے آپ کے مشہور و معروف القاب میں امیر کبیر، علی ثانی، شاہِ ہمدان اور عام طور سے میر (امیر) سید علی ہمدانی ذکر ہوا ہے آپ کے والد سید شہاب الدین ہمدان کے حاکم کے نائب اور امیر تھے اسی مناسبت سے ان کے نام میں بھی "امیر" لگایا جاتا ہے۔ میر علی ہمدانی ۱۲ رجب المرجب ۷۱۴ ہجری قمری ۲۲ اکتوبر ۱۳۱۴ء کو مغربی ایران کے شہر ہمدان میں پیدا ہوئے۔ میر سید علی ہمدانی کے والد کا سلسلہ ۱۲ واسطوں سے حضرت علی تک پہنچتا ہے اس لیے وہ سادات حسینی میں ہیں۔ آپ کی والدہ سیدہ فاطمہ (سیدہ) کا نسب بھی ۱۷ واسطوں سے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر منتہی

ہوتا ہے۔

میر سید علی ہمدانی نے اپنے ایک مرید سے کہا تھا،

"در امور والد التفات نمی کردم' بدان سبب کہ او حاکم بود در ہمدان و ملتفت بہ سلاطین و امراء" (شرح حال میر سید علی ہمدانی' فصل اوّل ص۹)

ظاہر ہے میر سید علی ہمدانی اس گروہ کے قافلہ سالار تھے جو سلاطین' حکماء اور امرا سے کسی قسم کا تعلق رکھنا مناسب نہیں سمجھتے تھے۔ ہمدان کے علوی سادات عہد سلاجقہ (سلجوقی عہد) سے ہی بہت معزز و محترم اور بااثر لوگوں میں تھے اور ہمدان کے اکثر متعلقین حکومت اسی خاندان سے تھے۔ آپ کے ماموں سید علا الدولہ سمنانی بھی میدانِ تصوف میں داخل ہونے سے قبل سمنان کے حاکم تھے مزید ان حضرات کے بارے میں جو کچھ بھی اطلاعات ملتی ہیں وہ "تاریخ اولجاتیو" میں موجود ہیں۔ خلاصۃ المناقب کے مطالعے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میر سید علی ہمدانی کی تربیت میں انکی والدہ اور ان کے ماموں سید علاء الدولہ (علاء الدین) سمنانی کا زیادہ حصہ تھا۔ آپ نے ابتدائی زمانے میں قرآنِ مجید حفظ کیا اور اس کے بعد علوم مروجہ و متداولہ کو علاء الدین سمنانی سے کسب کیا اور انہی کی تربیت کے زیر اثر میر سید علی ہمدانی تصوف کی طرف مایل ہوئے۔ ذکر کی تعلیم آپ نے اخی علی دوسی سے حاصل کی اس کے بعد آپ شیخ شرف الدین محمود مزدقانی رازی (متوفی ۷۶۶ ھجری قمری) سے ملحق ہوئے جنہوں نے آپ کی معنوی تربیت کی نیز سفر و حضر میں بھی میر علی ہمدانی کی تربیت کرتے رہے۔

میر سید علی ہمدانی تصوف میں کبرویہ" سلسلہ کے بزرگ ہیں۔ اس سلسلے کے موسس شیخ ابوالجناب نجم الدین طامتہ الکبری خیوقی (مقتول ۶۱۶ ھجری قمری) ہیں اور آج بھی ہمدان اور کشمیر کی خانقاہوں میں کبرویہ سلسلے کے صوفیا ذکر و اوراد میں مشغول ہیں۔ میر سید علی

ہمدانی کو ۳۴۰ بزرگوں اور ولی اللہ لوگوں سے خرقے اور اجازت نامے عطا ہوئے تھے

سید علی ہمدانی نے ۲۰ سال کی عمر میں (۷۳۳ ہجری/ ۳۳-۱۳۳۲ عیسوی) اپنے سفر کا آغاز کیا اور ۴۱ سال کی عمر (۷۵۳ ہجری/ ۵۳-۱۳۵۲ عیسوی) میں یہ سفر پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ انہوں نے اپنے سفر کو کبھی صفحۂ قرطاس پر مقید نہیں کیا ورنہ کسی بھی طرح وہ اپنے معاصر ابن بطوطہ (۷۰۳ ہجری ۷۷۹ ہجری) کے سفر نامے سے کم اہمیت کا حامل نہ ہوتا، البتہ ان کے سفر کے حالات اور واقعات سے متعلق نہایت کم اطلاعات "خلاصۃ المناقب یا مستورات" میں مل جاتی ہیں

میر علی ہمدانی نے مزدقان، بلخ، بخارا، بدخشان، ختا، یزد، ختلان (کلاب یا کولاب) بغداد، ماوراالنہر، شیراز، اردبیل، مشہد، شام، سراندیپ (سیلان)، ترکستان، کشمیر اور لداخ کے علاوہ "مستورات" کے مطابق فریضہ حج کی ادائیگی بھی کی اور اسی کے ساتھ تمام عرب ممالک کی سیاحت کی۔ چالیس سال کی عمر تک آپ نے مجردانہ زندگی کی مگر شیخ محمد بن محمد اذکانی کے اصرار پر ہمدان میں شادی کی جس پر شیخ اذکانی نے انہیں لڑکے کی بشارت بھی دی اور شادی کے ۲۰ سال بعد یعنی ۷۷۴ ہجری میں ان کے یہاں لڑکے کی پیدائش ہوئی۔ میر سید علی ہمدانی سفر کے دوران ۷۴۰ ہجری/ ۴۰-۱۳۳۹ عیسوی میں کشمیر آئے مگر واپسی پر انہوں نے ۷۶۰ ہجری/ ۵۹-۱۳۵۸ عیسوی میں ہمدان کے دو بزرگوں (میر سید حسین سمنانی اور میر سید تاج الدین سمنانی مدفونِ کشمیر) کو ہمدان سے کشمیر بھیجا۔ میر سید علی ہمدانی ہمدان میں "گنبد علویان" میں ذکر و اوراد میں مشغول رہتے اور کبھی کبھی طلاب (دینی مدارس کے طلبلہ) کو بھی درس دیا کرتے تھے۔

میر سید علی ہمدانی ایک کثیر التصانیف بزرگ تھے آپ کی کل تالیفات جس میں بڑی چھوٹی کتابیں اور رسایل سبھی شامل کر کے تقریباً ۱۷۰ (ایک سو ستر) ہو جاتی ہیں۔ پر سچ یہ ہے کہ اس تعداد میں کچھ ایسی کتابیں اور رسایل بھی ہیں جو میر علی ہمدانی سے منسوب ہو گئے ہیں۔ تاریخ

میں یہ بھی ملتا ہے کہ ۷۷۲ ھجری/ ۱۳۷۱ء عیسوی میں میر علی ھمدانی کو خراسان میں امیر تیمور گورکانی سے برخورد ہوئی جس کے باعث انہوں نے کشمیر مہاجرت کی اور آخری مرتبہ آپ ۷۸۵ ھجری میں کشمیر آئے اور ۷۸۶ ھجری تک یہیں مقیم رہے۔ کچھ حضرات میر سید علی ھمدانی کے سفر کشمیر کو غیبی حکم بھی مانتے ہیں' سید علی ھمدانی تقریباً پانچ سال کشمیر اور اس کے نواح میں رہے اس دوران آپ نے کئی خانقاہیں اور مساجد بنوائیں اور بقول استاد علی اصغر حکمت: "در ظلِ حمایت قطب الدین پادشاہ نو مسلمان آن سرزمین بہ تعلیم و تبلیغ دین حنیف پرداخت و صدہا ھزار ھندوان آن ناحیہ را بہ مذہب اسلام در آورد"

(یغما ۲، ص: ۲۴۴)

سید میر علی ھمدانی اپنے مریدوں سے اکثر کہتے تھے کہ رسول اکرمؐ کی حدیث کو حرز جان بناؤ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: "بہترین جہاد یہ ہے کہ جابر اور ظالم بادشاہ کے حضور حق بات کہی جائے" مزید ایک تلقین میں فرمایا تھا: "..... اگر جملہ زمین آتش گرد واز آسمان شمشیر بارد آنچہ حق باشد نبو شد و بہ جہت مصلحت فانی' دین بہ دنیا نفروشد"۔

(شرح احوال میر سید علی ھمدانی' فصل چہارم ص: ۳۷)

میر سید علی ھمدانی ۷۵۶ ھجری/ ۱۳۵۵ء عیسوی میں نوشیروان عادل ایلخانی کی وفات کے بعد واقع طوائف الملوکی سے بددل ہو کر ختلان کے طوطی علی شاہ کے ایک گاؤں (موجودہ کلاب' تاجیکستان) ھجرت کر گئے اور روسی عالم کولاکویف کے مطابق سید علی ھمدانی نے خطہ ختلان میں ایک گاؤں خرید کر اسے فی سبیل اللہ وقف کر دیا اور وہاں ایک مدرسہ اور خانقاہ بھی بنوائی یہیں انہوں نے اپنی قبر کے لیے بھی جگہ مخصوص کر دی تھی کہ وفات کے بعد انہیں اسی جگہ دفن کیا جائے"۔

میر سید علی ھمدانی نے ۷۸۶ ھجری/ ۱۳۸۵ء عیسوی میں دارِ فانی سے کوچ کیا اور ان کی

Scanned with OKEN Scanner

آرام گاہ آج بھی مرجع خلائق ہے مشہور شاعر علامہ اقبال نے شاہِ ہمدان کو ایک منظوم خراجِ عقیدت میں لکھا ہے:

سید السادات سالارِ عجم　　دست او معمار تقدیر امم
تا غزالی درس اللہ ھو گرفت　　ذکر و فکر از دودمانِ او گرفت

سید آن کشور مینو نظیر　　میر و درویش و سلاطین را مشیر
جملہ را آن شاہ دریا آستین　　داد علم و صنعت و تہذیب و دین
آفرید آن مرد ایران صغیر　　با ھنرھای غریب و دل پذیر
یک نگاہِ او گشاید صد گرہ　　خیز و تیرش را بدل راہی بدہ

میر سید علی ہمدانی تقریباً ۷۷ کتابوں اور رسائل کے مؤلف ہونے کے باوجود شاعر بھی تھے اور علی تخلص کرتے تھے۔ آپ کا رسالہ "اورادِ فتحیہ" آج بھی کشمیر میں اوراد و وظائف میں مقبول ترین شمار ہوتا ہے۔ آپ کے وہ رسائل جو مبتدیوں کے لیے ہیں جیسے "آداب سفر" اور "چہل مقام صوفیہ" نہایت سادہ زبان میں ہیں جب کہ "عقبات" اور "ذکریہ" جو مخصوص لوگوں کے لیے تالیف کیے گئے ہیں ان کا طرزِ نگارش نہایت مصنوع مسجع اور مقفی ہے خود میر علی ہمدانی نے اپنے رسالے "فتوتیہ" کے آغاز میں درج کیا ہے کہ میرا طرزِ نگارش بے تصنع جیسا ہے۔ نیز فارسی ادب کی تحقیقات اس طرح واضح اشارہ کرتی ہیں کہ ۸ویں صدی ہجری میں فارسی میں سادگی اور پر تکلف اور مصنوع دونوں ہی طرح کی روشیں رائج تھیں اس لیے میر سید علی ہمدانی کا طرزِ نگارش بھی کبھی سادہ سہل اور کبھی مقفی اور مسجع ہے۔

ذخیرۃ الملوک: میر علی ہمدانی کی سب سے مشہور و مایۂ ناز تصنیف "ذخیرۃ الملوک" ہے جو علم اخلاق اور شہری سیاست کے ضوابط و اصولوں سے متعلق ہے یہ فارسی میں اخلاقِ ناصری (تالیف خواجہ نصیر الدین طوسی متوفی ۶۷۲ھ ہجری) کے بعد تالیف ہوئی اس لیے نہایت اہمیت کی حامل ہے اس کے بعد ہمیں اخلاقِ جلالی (تالیف علامہ جلال الدین محمد دوانی

متوفی ۹۰۸ ہجری) اور ملا محمد واعظ کاشفی (متوفی ۹۱۰ ہجری) کی تالیف اخلاقِ محسنی ملتی ہیں، مگر ذخیرۃ الملوک لہجہ اور مضمون کے لحاظ سے نہایت بے باکانہ اور ناصحانہ انداز میں لکھی گئی ہے یہ کتاب جیسا کہ اس کے مقدمے میں بیان ہوا ہے بادشاہوں، امرا، وزرا نیز ارادت مندوں کی نصیحت و رہبری کے لیے تالیف ہوئی ہے یہ کتاب اتنی اہم ہے کہ اس کا لاطینی، فرانسیسی، ترکی اور اردو میں ترجمہ ہو چکا ہے مزید کئی مرتبہ کچھ حصے پشتو میں بھی ترجمہ ہوئے ہیں۔ ذخیرۃ الملوک کے سات قلمی نسخے تہران یونیورسٹی لائبریری میں، چار قلمی نسخے کتابخانہ ملی تہران، آٹھ قلمی نسخے فرہنگستان (اکیڈمی آف سائنسز) تاشقند، چار قلمی نسخے برلن یونیورسٹی لائبریری، لیدن میں ۳ قلمی نسخے، کتابخانہ سلیمانیہ استانبول (ترکی) میں ۳ قلمی نسخے، رائل ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ میں ۲ قلمی نسخہ، کابل میوزیم میں ۴ قلمی نسخے، مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ میں دو قلمی نسخے، مزید براں بمبئی یونیورسٹی نیشنل میوزیم فرانس، بلوتھیکا پیرس، برٹش میوزیم، باڈلین میوزیم آکسفورڈ، میسور یونیورسٹی لائبریری اور دیگر شخصی اور غیر سرکاری اداروں میں بھی "ذخیرۃ الملوک" کے قلمی نسخے موجود ہیں۔

رامپور رضا لائبریری میں ذخیرۃ الملوک کے سات قلمی نسخے موجود ہیں جن کی تفصیل اس طرح ہے:

۱۔ ذخیرۃ الملوک ۔ نام مولف: میر سید علی ہمدانی۔

نام کاتب و سالِ کتابت: منصور بن لطف اللہ ختلانی

۸۸۳ ہجری۔ ردیف کتابخانہ: ۱۳۶۴۳، شمارہ کتاب: ۱۷۷۸ ب

تعداد اوراق: ۷۱

شمارہ کتاب: ۱۷۸۰۔ ردیف کتابخانہ: ۱۴۱۷م تعداد اوراق: ۷۲

۲ر شمارہ کتاب : ۱۷۸۰ ردیف کتابخانہ : ۴۱۷ م تعداد اوراق : ۷۲

۳ر شمارہ کتاب : ۱۷۸۱ ردیف کتابخانہ : ۴۱۹ م تعداد اوراق : ۲۴۹

۴ر شمارہ کتاب : ۱۷۸۲ ردیف کتابخانہ : ۴۱۰۳ م تعداد اوراق : ۲۷۷

۵ر شمارہ کتاب : ۱۷۸۲اب ردیف کتابخانہ : ۱۴۱۲۳ تعداد اوراق ۱۸۶

۶ر شمارہ کتاب : ۱۷۸۳ ردیف کتابخانہ ۱۰۳۶۶ تعداد اوراق ۱۶۴

۷ر شمارہ کتاب : ۱۷۷۹ ردیف کتابخانہ ۴۱۸ تعداد اوراق ۲۳۶

نام کاتب وسال کتابت : ۱۱۱۴ ھجری العبد المذنب محمد بجہت کتابخانہ نواب نامداری خیر خواہ اہل، نواب مرزا سیف اللہ بتاریخ ۲۲ شہر جمادی الآخر روز جمعہ کہ خطہ دار السلطنت و الخلافہ حضرت ظل الہی شاہ سلیم غازی خلد اللہ ملکہ ابداً واقع شد۔ (ترقیمہ)

مطبوعہ ذخیرۃ الملوک

۱ر امرتسر سے نیاز علی خان کے اہتمام میں ۱۳۲۱ ھجری میں چھپی۔

۲ر بہاولپور (پاکستان) سے ۱۹۰۵ عیسوی میں چھپی۔

۳ر بمبئی سے بغیر سنہ کے چھپی۔

۴ر جس میں امرتسر سے چھپی کتاب پر از اغلاط مگر طباعت کے اعتبار سے بہاولپور اور بمبئی سے بہتر ہے۔

مرآۃ التائبین : یہ رسالہ چار ابواب پر مشتمل ہے جس میں باب اول : توبہ کی حقیقت پر۔ باب دوم : وہ چیزیں جن سے توبہ واجب ہے۔ باب سوم : توبہ کی شرائط اور باب چہارم : توبہ پر تادیب کے اسباب پر واقع ہے۔

کتابخانہ ملی تہران میں اس کے دو قلمی نسخے، مجلس شورای ملی تہران میں ایک قلمی نسخہ، دانشکدۂ ادبیات تہران میں ایک قلمی نسخہ، برٹش میوزیم میں ایک قلمی نسخہ اور اکیڈمی آف سائینسز

Scanned with OKEN Scanner

میں تین قلمی نسخے مزید براں رامپور رضا لائبریری میں مسلاۃ التابعین کے درج ذیل دو قلمی نسخے موجود ہیں:

۱۔ شمارہ کتاب: ۳۷۷، سنہ کتابت: ۹۵۱ ہجری، تعداد اوراق: ۲۰۷ ب سے ۲۴۴ الف تک۔

۲۔ شمارہ کتاب: ۷۸۷، سنہ کتابت: ۹۵۱ ہجری، تعداد اوراق: ۲۶۰ ب سے ۲۸۷ الف تک۔

مشارب الاذواق (شرح قصیدہ خمریہ میمیہ ابن فارض مصری):

یہ شیخ عمر بن ابی الحسن کے معروف متصوفانہ قصیدے خمریہ میمیہ کی شرح ہے جو میر سید علی ہمدانی نے لکھی ہے اس مطبوعہ قصیدے میں ۱۸۴ اشعار ہیں مگر میر علی ہمدانی نے صرف ۴ ابیات کی شرح کی ہے۔ اس کے قلمی نسخے کتابخانہ دانشکدہ حقوق تہران میں ایک، کتابخانہ دانشکدہ ادبیات تہران (امام جمعہ کرمانی کلکشن) میں ۲ نسخے، انڈیا آفس لندن میں ایک نسخہ، ... میں مشارب الاذواق کے نام سے ۳ قلمی نسخے، پنجاب پبلک لائبریری لاہور (پاکستان) میں، ۱ قلمی نسخہ برٹش میوزیم میں ایک قلمی نسخہ نیز ایا صوفیہ ترکی اور نیشنل لائبریری پیرس کے قلمی نسخوں کی مائیکروفلم تہران یونیورسٹی کی سینٹرل لائبریری میں موجود ہیں۔

اتفاقاً مشارب الاذواق کا کوئی قلمی نسخہ رامپور رضا لائبریری میں موجود نہیں ہے مگر اس کی اہمیت کے باعث میں نے اس کے قلمی نسخوں کو دنیا کی دیگر لائبریریوں اور میوزیم کے حوالے سے متعارف کرا لیا ہے۔

اوراد فتحیہ: میر سید علی ہمدانی نے اوراد فتحیہ کو اپنے مریدوں، طالبان اور ذاکرین کے لیے جمع کیا تھا اور یہ اوراد اس قدر مقبول ہوئے کہ آج تک کشمیر کے علاقے میں وابستگان سلسلہ کے طلاب ان کا ورد کرتے ہیں۔ اس کے قلمی نسخوں میں برٹش میوزیم میں

ایک نسخہ تاشقند میں ۲ نسخے ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کلکتہ میں ایک نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاھور میں ایک قلمی نسخہ مزید تاجیکستان کی اکیڈمی آف سائنسز میں بھی اس کا قلمی نسخہ موجود ہے

رامپور رضا لائبریری میں اس کا ایک قلمی نسخہ موجود ہے۔

شمارہ کتاب: ۷۶۴ — نام کاتب وسال کتابت: ۹۱۹ ھجری قمری

تعداد اوراق: ۱۶۶ الف تا ۱۷۴ ب

اورادِ فتحیہ اب تک تین مرتبہ زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکی ہے

۱۔ ۱۳۰۰ ھجری قمری میں کانپور سے

۲۔ ۱۳۴۴ ھجری قمری میں لاہور سے

۳۔ ۱۹۳۲ عیسوی میں امرتسر سے

اورادِ فتحیہ کا عربی متن بھی ۱۹۶۹ عیسوی میں کراچی سے شایع ہو چکا ہے۔

سیر الطالبین: اس رسالے کا موضوع سیر وسلوک، تزکیہ وتطہیر نفس ہے۔ یہ میر سید علی ھمدانی کے ایک عقیدت مند برھان بن عبدالصمد نے مختلف اوقات کے پراگندہ نوشتجات کو اکٹھا کر کے مرتب کیا ہے جس میں طالبانِ راہ خداوندی کی زندگی اور ان کی سیرت کا بیان ہے اس کا ایک شعر منصوفانہ بیان کا غماز ہے:

گر نسیم وادی اسرار خواھی تن گداز
در تجلی جمال یار خواھی جان بباز

تہران یونیورسٹی کی سنٹرل لائبریری میں اس کا ایک قلمی نسخہ، آستانِ قدس رضوی مشہد میں ۲ قلمی نسخے، برٹش میوزیم میں ۲ قلمی نسخے موجود ہیں۔ رامپور رضا لائبریری میں سیر الطالبین

کے نام سے تو کوئی قلمی نسخہ موجود نہیں ہے البتہ میر علی ھمدانی کے نام سے ایک "رسالہ تصوف" ضرور ملتا ہے اور ممکن ہے تحقیق سے یہ پتہ چلے کہ یہ رسالہ وہی سیر الطالبین ہے جس کا شمارہ کتاب: ۸۷۹ ہے اور سنہ کتابت: ۱۰۱۴ ھجری درج ہے۔

رسالہ ذکریہ: یہ رسالہ سلسلہ کبرویہ کے صوفیا کے اذکار و اوراد پر مشتمل ہے جس میں ذکر کے فوائد بیان ہوئے ہیں اس کی نثر انتہائی پیچیدہ ہے جس میں عربی و فارسی کی وہ تراکیب استعمال ہوئی ہیں جنہیں پڑھ کر جوینی کی تاریخ جہانگشا اور مرزبان نامہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

اس کا ایک قلمی نسخہ تہران یونیورسٹی کی سنٹرل لائبریری میں، اکیڈمی آف سائنسز تاشقند (تاجیکستان) میں ۲ قلمی نسخے آستانِ قدس رضوی مشہد میں ایک نسخہ اور رامپور رضا لائبریری میں اس کے درج ذیل تین قلمی نسخے موجود ہیں۔

۱۔ شمارہ کتاب: ۷۶۴، سال کتابت ۹۱۹ ھجری۔ تعداد اوراق: ۱۲۸، الف تا ۱۳۸ الف

۲۔ شمارہ کتاب: ۷۷۳، سال کتابت: ۹۵۱ ھجری۔ تعداد اوراق: ۲۹۴ ب تا ۳۰۶ الف

۳۔ شمارہ کتاب: ۷۸۷، تعداد اوراق: ۳۱ ب تا ۴۰ ب

رسالہ ذکریہ دو مرتبہ دیگر کتابوں کے ساتھ حواشی یا ضمیمہ میں چھپ چکا ہے ایک مرتبہ "فصل الخطاب بوصل الاحباب" تالیف خواجہ ابوالفتح محمد پارسا (متوفی ۸۲۲ھ) کی جلد اول کے ساتھ تاشقند سے اور دوبارہ "تذکرہ شیخ کجی" مولانا نجم الدین طارمی کے اہتمام میں ضمیمہ کی شکل میں۔

مکتوباتِ امیریہ: جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے یہ میر علی ھمدانی کے خطوط ہیں جو انہوں نے مختلف موقعوں پر بادشاہوں، امرا، سالکانِ راہِ حق، دوستوں اور مریدین کو لکھے ہیں۔ ڈاکٹر محمد ریاض نے میر علی ھمدانی کے ۱۳ مکتوبات کو جمع کر کے "مجلہ دانشکدہ ادبیات

و علوم انسانی دانش گاہ تہران کے ۸۱، اور ۸۴ ویں شماروں میں ۱۳۵۴ ھجری شمسی میں شایع کیے ہیں۔ مکتوبات امیر ہمہ کے ۲، قلمی نسخے تاجیکستان (تاشقند) ۳، قلمی نسخے تہران میں برٹش میوزیم میں ایک قلمی نسخہ، انڈیا آفس لائبریری لندن میں ایک قلمی نسخے کے علاوہ رامپور رضا لائبریری میں درج ذیل چار قلمی نسخے موجود ہیں۔

۱، شمارہ کتاب: ۴۶۷، سنہ کتابت: ۹۱۹ ھجری قمری، تعداد اوراق: ۱۳۸، الف تا ۱۴۲، الف

۲، شمارہ کتاب: ۳۷۷، سنہ کتابت: ۹۱۵ ھجری قمری، تعداد اوراق: ۳۵ ب تا ۷۰، ب

۳، شمارہ کتاب: ۷۸۷، سنہ کتابت: موجود نہیں ہے تعداد اوراق ۶۳ ب تا ۷۶ الف

۴، شمارہ کتاب: ۴۶۷، سنہ کتابت: ۹۱۹ ھجری قمری، تعداد اوراق:

رسالہ عقلیہ: رسالہ عقلیہ، عقل انسانی کی فضیلت بالخصوص آیات قرآن مجید، احادیث پیغمبرؐ، اقوال صحابہ، تابعین اور بزرگوں کے اقوال میں دو ابواب پر مشتمل ہے، اس کے قلمی نسخے تہران یونیورسٹی کی سنٹرل لائبریری میں ایک، آستان قدس رضوی مشہد میں ا، قلمی نسخہ، برٹش میوزیم میں ا، قلمی نسخہ، اکیڈمی آف سائینسز تاشقند (تاجیکستان) میں ایک نسخے کے علاوہ رامپور رضا لائبریری میں رسالہ عقلیہ کے درج ذیل ۳، قلمی نسخے محفوظ ہیں۔

۱، شمارہ کتاب: ۳۷۷، سنہ کتابت: ۹۵۱ ھجری قمری، تعداد اوراق: ۲۸۴، الف تا ۲۹۱ ب

۲، شمارہ کتاب: ۴۶۷، سنہ کتابت: ۹۵۱ ھجری قمری، تعداد اوراق: ۳۳۲، الف تا ۳۴۱ ب

۳، شمارہ کتاب: ۲۴۹۱ ب عربی شال سلوک عربی ۹۴۹ قدیم

رسالہ داؤدیہ: یہ محض ۶، صفات کا ایک خط ہے جسے وصیت نامہ کہنا چاہیے۔ میر سید علی ھمدانی نے اپنے مرید یا دوست داؤد کے لیے لکھا تھا۔ اس کے ۲، قلمی نسخے تہران یونیورسٹی کی سنٹرل لائبریری، برٹش میوزیم میں ایک قلمی نسخہ، اکیڈمی آف سائنسز تاشقند (تاجیکستان)

Scanned with OKEN Scanner

میں ۲ قلمی نسخوں کے علاوہ رامپور رضا لائبریری میں اس کا درج ذیل ایک قلمی نسخہ موجود ہے جس کا شمارہ کتاب ۷۷۳ ہے یہ ۹۵۱ ھجری کا کتابت شدہ ہے اور اس کے اوراق کی تعداد ۳۷۱ الف تا ۳۷۳ ب ہے ۔ اس رسالے کے عنوان کو اھل کمال کی سیرت و آداب کے نام سے بھی بیان کیا جاتا ہے۔

رسالہ وارداتِ امیریہ : یہ رسالہ مناجات اور درد کی کیفیت کا حاصل ہے اور اسے پڑھتے سے خواجہ عبداللہ انصاری ھروی (متوفی ۴۸۱ھ ھجری قمری) کی تالیف "مناجات" یاد آجاتی ہے جس میں انہوں نے نہایت مقفی و مسجع عبارتوں کا استعمال کیا ہے یہ بہت چھوٹا نقطہ ۷ برگ (۱۴ صفحات) پر مشتمل ہے جس میں شیخ ابوالحسن خرقانی (متوفی ۴۲۵ھ ھجری) کے روحانی کمالات و خرقِ عادات کا ذکر موجود ہے اس کے ۲ قلمی نسخے کتابخانۂ ملی تہران میں ۳ قلمی نسخے تہران یونیورسٹی کی سنٹرل لائبریری میں ۲ قلمی نسخے آستان قدس رضوی مشہد میں ۳ قلمی نسخے اکیڈمی آف سائنسز تاشقند (تاجیکستان) کے علاوہ رامپور رضا لائبریری میں اس کے درج ذیل ۴ قلمی نسخے موجود ہیں ۔

۱۔ شمارہ کتاب : ۷۶۴، سنہ کتابت : ۹۱۹ ھجری قمری، تعداد اوراق : ۱۵۴ الف تا ۱۶۰ ب
۲۔ شمارہ کتاب : ۷۷۳، سنہ کتابت : ۹۵۱ ھجری قمری، تعداد اوراق : ۳۲۴ ب تا ۳۳۰ ب
۳۔ شمارہ کتاب : ۸۶۹، سنہ کتابت : ۱۰۱۴ ھجری قمری۔
۴۔ شمارہ کتاب : ۸۷۷، سنہ کتابت : ندارد ۔ تعداد اوراق : ۱۲۷ ب تا ۱۳۲ الف

رسالہ دہ قاعدہ : میر سید علی ھمدانی نے رسالہ دہ قاعدہ نہایت سادہ زبان میں اپنی نثر کو سجانے اور سنوارنے کے لیے جابجا فارسی اشعار کا استعمال کیا ہے جس سے ان کے عام سالکین کو فائدہ ہو۔ "الاصول العشرہ" یا "دہ قاعدہ" میں درج ذیل دس چیزوں کو موردِ بحث قرار دیا ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

۱۔ توبہ ۲۔ زھد ۳۔ توکل ۴۔ قناعت ۵۔ عزلت

۶۔ ذکر ۷۔ توجہ ۸۔ صبر ۹۔ مراقبہ اور ۱۰۔ رضا

میر سید علی کا رسالہ دہ قاعدہ بہت مقبول و معروف رسالوں میں شامل ہے اس لیے اس کے قلمی نسخے کافی دستیاب ہیں ان میں کچھ تو مُطلّا و مذہب بھی ہیں جن میں نہایت خوبصورت سونے کی گل کاری دیکھنے کو ملتی ہے اس کے ۱۶ قلمی نسخے تہران یونیورسٹی کی سینٹرل لائبریری میں، ۱ نسخہ پارلیمنٹ (مجلس) کی لائبریری تہران میں ۲ نسخے آستانِ قدس رضوی، مشہد میں، ۲ نسخے دانشکدہ ادبیات اصفہان کی لائبریری میں، ۲ نسخے (استاد علی اصغر حکمت کلکشن) دانشکدہ ادبیات تہران میں، ۱ نسخہ باڈلین (آکسفورڈ) میں، ۱ نسخہ برٹش میوزیم میں، ۲ نسخے اکیڈمی آف سائینسز تاشقند (تاجیکستان) میں اور درج ذیل ۵ قلمی نسخے رامپور رضا لائبریری میں موجود ہیں۔

۱۔ شمارہ کتاب: ۷۶۴، سنہ کتابت: ۹۱۹ ہجری قمری، تعداد اوراق: ۱۷۵، الف تا ۱۸۷، ب

۲۔ شمارہ کتاب: ۷۷۳، سنہ کتابت: ۹۵۱ ہجری قمری، تعداد اوراق: ۳۰۶ ب تا ۳۱۰ ب

۳۔ شمارہ کتاب: ۷۸۷، سنہ کتابت: ندارد تعداد اوراق: ۱۳۳ ب تا ۱۳۶ ب

۴۔ شمارہ کتاب: ۷۵۵، سنہ کتابت: ندارد تعداد اوراق: ۱۵۰ ب تا ۱۵۳ الف

۵۔ شمارہ کتاب: ۷۶۱، سنہ کتابت: ندارد تعداد اوراق: ۲۶ الف تا ۲۸ ب

ایک فرانسیسی عالم مولہ ماریق نے کتاب "فرھنگ ایران زمین" دفتر اول سال ۱۳۳۷ ھجری شمسی میں تصحیح و مقدمے کے ساتھ ساتھ شایع کیا ہے۔ جناب منوچہر محسنی نے اپنی کتاب "تحقیق در احوال و آثار نجم الدین کبریٰ اویسی" میں ۱۳۴۶ ھجری شمسی میں شایع کیا ہے۔ مزید اس رسالے کو ڈاکٹر محمد ریاض نے ادارہ آئینہ ادب لاہور سے ۱۹۷۱ عیسوی میں حکومت آزاد جموں کشمیر (مظفر آباد) کے مالی تعاون سے ایک مجموعے کی شکل میں ایک مقدمے اور تصحیح کے ساتھ "ایران

کبیر و ایرانِ صغیر" میں شایع کیا ہے۔

رسالہ منامیہ: جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اس مختصر ۱۴ صفحات پر مشتمل رسالے کو میر سید علی ہمدانی نے خواب اور اس کی تعبیرات کے ضمن میں بیان کیا ہے۔ اس کے ۳ قلمی نسخے تہران یونیورسٹی کی سنٹرل لائبریری میں، ۲ نسخے کتابخانۂ ملی تہران میں، ۱ نسخہ (استاد علی اصغر حکمت کلکشن) دانشکدۂ ادبیات تہران میں، ۱ نسخہ آستانِ قدس رضوی مشہد میں، ۲ نسخے اکیڈمی آف سائنسز (تاشقند، تاجیکستان)، ۱ نسخہ برٹش میوزیم میں مزید اس کے علاوہ درج ذیل ۴ قلمی نسخے رامپور رضا لائبریری میں موجود ہیں:

۱۔ شمارہ کتاب: ۷۶۴۔ سنہ کتابت: ۹۱۹ ھجری قمری۔ تعداد اوراق: ۳۴۲ الف تا ۳۴۷ ب

۲۔ شمارہ کتاب: ۷۷۳۔ سنہ کتابت: ۹۵۱ ھجری قمری۔ تعداد اوراق: ۳۱۴ ب تا ۳۲۰ ب

۳۔ شمارہ کتاب: ۷۸۷۔ سنہ کتابت: ندارد۔ تعداد اوراق: ۵۹ ب تا ۶۲ ب

۴۔ شمارہ کتاب: ۸۶۹۔ سنہ کتابت: ۱۰۱۴ ھجری۔ تعداد اوراق: ــــــــــ

رسالہ ھمدانیہ: میر علی ہمدانی کے ایک مرید نے ان سے ہمدان کے معنی پوچھے تو آپ نے اس کی شرح تین طریقوں سے بیان کی ایک اگر سکونِ میم کے ساتھ پڑھا جائے تو یمن کا ایک موضع ہے اگر فتح میم سے پڑھا جائے تو عراق کا موضع ہوجاتا ہے اور اگر متصوفانہ معنی لیے جائیں تو فقط ذاتِ باری تعالیٰ ہے جو سب کچھ جانتا ہے یہ ۸ صفحات کا چھوٹا رسالہ ہے۔

اس کے ۲ قلمی نسخے تہران یونیورسٹی کی سنٹرل لائبریری میں، ایک نسخہ برٹش میوزیم میں، ایک نسخہ نیشنل میوزیم (کراچی) میں اور دو نسخے اکیڈمی آف سائنسز تاشقند (تاجیکستان) کے علاوہ رامپور رضا لائبریری میں اس کے درج ذیل تین نسخے موجود ہیں:

١۔ شمارہ کتاب: ٧٧٣، سنہ کتابت: ٩٥١ ہجری، اوراق: ٣١١ الف تا ٣١٤ الف

٢۔ شمارہ کتاب: ٧٦٩، سنہ کتابت: ١٠١٤ ہجری، اوراق: ٢٠٠ الف تا ٢٠٣

٣۔ شمارہ کتاب: ٧٨٧، سنہ کتابت: ندارد، اوراق: ١٤٨ ب تا ١٥١ الف

یہ رسالہ عربی و فارسی کی کمال آمیزش کا نمونہ ہے۔

رسالہ عقبات یا قدوسیہ: میر سید علی ہمدانی نے اس رسالہ کو سلطان قطب الدین (٧٧٥-٧٩٦ ہجری قمری) بادشاہ کشمیر کے التماس پر تحریر کیا جس میں اسے مرشدانہ نصیحت اور پند و اندرز بیان کیا ہے یہ بادشاہ میر سید علی ہمدانی کا مرید تھا۔ رسالہ عقبات کا ایک قلمی نسخہ تہران یونیورسٹی کی سنٹرل لائبریری میں ایک نسخہ اکیڈمی آف سائینسز تاشقند (تاجیکستان) کے علاوہ درج ذیل ٢ قلمی نسخے رامپور رضا لائبریری میں موجود ہیں:

١۔ شمارہ کتاب: ٧٧٣، سنہ کتابت: ٩١٩ ہجری، تعداد اوراق: ١٧٩ الف تا ١٨٤ ب

٢۔ شمارہ کتاب: ٧٨٧، سنہ کتابت: ندارد، تعداد اوراق: ١٦٩ ب تا ١٧٤ ب

یہ رسالہ "تذکرہ کجی" کے ساتھ ضمیمہ میں شایع ہوا ہے اور اس کا اردو ترجمہ ڈاکٹر محمد ریاض نے "ماہنامہ الحق" پشاور (پاکستان) سے ١٩٧٣ عیسوی میں شایع کیا ہے۔

رسالہ مشیت: یہ رسالہ راہ خداوندی کے سالکان کی راہنمائی کے لیے میر سید علی ہمدانی نے تحریر فرمایا تھا جس کا مرکزی خیال یہ ہے کہ سالک کو اپنا سب کچھ رضائے الٰہی اور مشیت کے سامنے چھوڑ دینا چاہیئے کیونکہ مجاہدے اور مراقبے کے لیے جلد بازی اور ناشکیبائی (بے صبری) مناسب نہیں ہے۔ اس رسالے کا ایک قلمی نسخہ دانشکدہ ادبیات تہران کی لائبریری میں استاد علی اصغر حکمت کلکشن میں ایک نسخہ تہران یونیورسٹی کی سنٹرل لائبریری میں ایک نسخہ برٹش میوزیم میں تین قلمی نسخے اکیڈمی آف سائینسز تاشقند (تاجیکستان) میں اور مزید درج ذیل دو نسخے رامپور رضا لائبریری میں موجود ہیں۔

۱۔ شمارہ کتاب: ۷۷۳، سنہ کتابت: ۹۵۱ ہجری قمری تعداد اوراق ۳۲۱، الف تا ۳۲۳ الف
۲۔ شمارہ کتاب: ۷۸۷، سنہ کتابت: ندارد تعداد اوراق ۴۱ ب تا ۴۳ ب

رسالۂ حل مشکل: یہ رسالہ تین برگ (۶ صفحات) پر مشتمل ہے یہ پورا رسالہ قول "ای مشکل وحلِ مشکل" کی شرح پر مختص ہے جس میں معرفت کے تین درجے بیان ہوئے ہیں:

۱۔ معرفتِ خداوندی: ۔۔۔ ایمان کی حد تک
۲۔ معرفتِ استدلالی: ۔۔۔ جیسے علم الکلام کے ارباب کسب کرتے ہیں۔
۳۔ معرفتِ شہودی: ۔۔۔ مخصوص برائے انبیاءؑ اور اس کا کچھ حصہ اولیا اللہ کو بھی میسر ہوتا ہے

اس رسالے کا ایک قلمی نسخہ دانشکدۂ ادبیاتِ تہران (استاد علی اصغر حکمت کلکشن) میں، ایک نسخہ سنٹرل لائبریری تہران یونیورسٹی میں، تین نسخے اکیڈمی آف سائنسز تاشقند (تاجیکستان) میں، ایک نسخہ برٹش میوزیم میں اور درج ذیل تین نسخے رامپور رضا لائبریری میں موجود ہیں:

۱۔ شمارہ کتاب: ۷۷۳، سنہ کتابت: ۹۵۱ ہجری، تعداد اوراق: ۳۷۴، الف تا ۳۷۶، الف
۲۔ شمارہ کتاب: ۷۸۷، سنہ کتابت: ندارد تعداد اوراق: ۱۰۰، ب تا ۱۰۲ الف
۳۔ شمارہ کتاب: ۸۹۸، سنہ کتابت: ندارد تعداد اوراق: ۱ ب تا ۴، الف

رسالہ فقریہ (نسبت خرقۂ درویشی): یہ رسالہ ملک خضر شاہ حاکم "کونار" کے لیے ایک وصیت نامہ ہے جو ملک خضر شاہ (درویش سیرت حاکم) کے التماس پر تحریر کیا گیا ہے جس میں میر سید علی ہمدانی نے اپنے فقر کے سلسلے کو بھی بیان کیا ہے اس کے دو قلمی نسخے اکیڈمی آف سائنسز تاشقند (تاجیکستان) میں، ایک نسخہ برٹش میوزیم میں، ایک نسخہ مجلس (ایرانی پارلیمنٹ) کی لائبریری میں، اس کا واحد نسخہ رامپور رضا لائبریری میں شمارہ کتاب ۷۸۷، جس میں

سنہ کتابت تو درج نہیں ہے البتہ تعداد اوراق میں ۲۳۹ ب تا ۲۴۰ ب موجود ہے

انسان نامہ یا قیافہ نامہ: میر سید علی ہمدانی نے ۱۴ برگ (۲۸ صفحات) پر مشتمل اس رسالے کو انسان کی ظاہری ہیبت (قیافہ) پر منحصر کر کے تحریر فرمایا ہے کیونکہ میر سید علی ہمدانی بھی انسانی قیافہ کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ اس رسالے کو "قیافہ شناسی" "علم القیافہ" اور "مراۃ الخیال" کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ اس رسالے کے قلمی نسخوں میں ایک قلمی نسخہ سنٹرل لائبریری تہران یونیورسٹی میں ۱۰۸۰ ہجری کا کتابت شدہ ہے ایک نسخہ برٹش میوزیم میں ایک نسخہ انڈیا آفس لائبریری (لندن) میں ایک نسخہ باڈلین میں ایک نسخہ اکیڈمی آف سائینسز تاشقند (تاجیکستان) میں مزید اس کے درج ذیل دو نسخے انسان نامہ اور قیافہ نامہ کے نام سے رامپور رضا لائبریری میں موجود ہیں:

۱۔ انسان نامہ شمارہ کتاب: ۷۸۷، سنہ کتابت: ندارد، تعداد اوراق: ۲۲۹ ب تا ۲۳۹ ب

۲۔ قیافہ نامہ شمارہ کتاب: (عجائب المخلوقات ۴۹) ندارد، تعداد اوراق: ۲۴۱ الف تا ۲۴۳ الف

رسالہ نوریہ: یہ رسالہ خود میر سید علی ہمدانی نے تو نہیں لکھا البتہ کسی مرید نے مختلف رسالوں کے اہم نکات کو یکجا کر دیا ہے کیونکہ اس کے کچھ حصے میر سید علی ہمدانی کی تالیفات میں عیناً موجود ہیں۔ اس رسالے کا ایک قلمی نسخہ دانشکدہ ادبیات (استاد علی اصغر حکمت گلشن) کی لائبریری میں ایک نسخہ برٹش میوزیم میں ایک نسخہ اکیڈمی آف سائینسز (تاشقند، تاجیکستان) میں تین قلمی نسخے آستان قدس رضوی مشہد کی لائبریری میں ایک نسخہ رامپور رضا لائبریری میں شمارہ کتاب: ۷۸۷ میں سنہ کتابت کے ذکر کے بغیر موجود ہے۔

رسالہ وجودیہ: میر سید علی ہمدانی نے اس ۴ برگ (۸ صفحے) پر مشتمل رسالے میں وحدت الوجود سے متعلق عوالم پنجگانہ (غیب مطلق، الوہیت یا جبروت یا عالم اسماء عالم ملکوت عالم انسان کامل اور عالم انسانی) سے متعلق بحث کی ہے۔

اس کے دو قلمی نسخے اکیڈمی آف سائینسز تاشقند (تاجکستان) میں ایک نسخہ تہران یونیورسٹی کی سینٹرل لائبریری (اسناد سعید نفیسی کلکشن) میں اور ایک نسخہ رامپور رضا لائبریری میں موجود ہے:

۱۔ شمارہ کتاب: ۸۷۷، سنہ کتابت: ندارد۔ تعدادِ اوراق: ۱۰۵ ب تا ۱۰۷ ب

اقرب الطریق اذا لم یوجد الرفیق (فارسی): اس ۴ برگ (۸ صفحات) پر مشتمل رسالے میں میر سید علی ہمدانی نے اس کا کمترین فایدہ یہ بتایا ہے کہ اگر کسی مرشد کا طالب نہ ہو جو اسے نصیحت کر سکتا ہو تو وہ اس رسالے پر عمل کرے انشاء اللہ اپنے مقصود تک پہنچنے میں کامیاب رہے گا۔

اس کے بہت کم قلمی نسخے دستیاب ہیں۔ اس کا ایک قلمی نسخہ اکیڈمی آف سائنسز تاشقند (تاجیکستان) میں دوسرا نسخہ رامپور رضا لائبریری میں شمارہ کتاب: ۸۷۷، بغیر سنہ کتابت کے ۲۹۴ ب تا ۲۵۶ الف اوراق پر مشتمل ہے۔

رسالہ فتوتیہ (فتوت نامہ، کتاب الفتوۃ): یہ ۳۰ برگ (۶۰ صفحات) پر مشتمل رسالہ میر سید علی ہمدانی نے ایک مخصوص اصطلاح (فتی) جس کے معنی عربی میں جوان اور کبھی خدمت گار کے آتے ہیں اسی کی تشریح و توضیح میں لکھا ہے کیونکہ فتوت خود ایک تحریک کی شکل میں جانی جاتی ہے۔

اس کے دو قلمی نسخے اکیڈمی آف سائنسز تاشقند (تاجیکستان) میں ایک نسخہ برٹش میوزیم میں، ایک نسخہ پیرس میں، دو نسخے تہران یونیورسٹی کی سنٹرل لائبریری میں، ایک نسخہ شہید علی پاشا لائبریری استانبول (ترکی) میں اور پاکستان کی مختلف لائبریری و میوزیم میں اس کے تیرہ (۱۳) قلمی نسخوں کے علاوہ رامپور رضا لائبریری میں اس کے درج ذیل تین نسخے موجود ہیں:

۱۔ شمارہ کتاب: ۷۷۴۲، سنہ کتابت: ۹۱۹ ہجری۔ تعداد اوراق: ۱۴۲ ب تا ۱۵۰ الف

۲۔ شمارہ کتاب: ۳۷۷۷، سنہ کتابت: ۹۵۱ ہجری۔ تعداد اوراق: ۲۷۰ ب تا ۲۸۴ الف

۳۔ شمارہ کتاب: ۲۸۷۷، سنہ کتابت: ندارد۔ تعداد اوراق: ۴۴ ب تا ۵۳ الف

منہاج العارفین: میر سید علی ہمدانی نے اس رسالے میں ۱۴۳ مختلف پند و اندرز اور نصیحتوں کو اپنے مریدوں، سالکوں اور عقیدت مندوں کے لیے جمع کیا اور اس کے مقدمے میں یہ بھی لکھ دیا ہے کہ میں نے اہلِ حکمت اور اہلِ معرفت کی بتائی ہوئی باتوں کو جمع کر کے اس کا نام منہاج العارفین رکھا ہے۔

اس کا واحد قلمی نسخہ اکیڈمی آف سائنسز تاشقند (تاجیکستان) میں محفوظ ہے مگر رامپور رضا لائبریری میں اس کے درج ذیل دو قلمی نسخے موجود ہیں:

۱۔ شمارہ کتاب: ۲۸۷۷، سنہ کتابت: ندارد، تعداد اوراق: ۲۹۶ ب تا ۲۹۸ ب

۲۔ شمارہ کتاب: ۳۱۴۱، سنہ کتابت: ندارد، کاتب: احمد حسن الحسینی رامپوری
تعداد اوراق: ۹ ب تا ۱۴ ب

ذخیرۃ الملوک کے ساتھ ضمیمہ ہو کر منہاج العارفین امرتسر سے ۱۳۲۱ ہجری میں شائع ہو چکا ہے اور بعد میں اسے تذکرہ شعرائے کشمیر کی جلد ۲ کے تکملے میں مرحوم سید حسام الدین راشدی نے پاکستان سے بھی شائع کیا ہے۔

مندرجہ بالا قلمی نسخوں کے علاوہ رامپور رضا لائبریری میں میر سید علی ہمدانی کے درج ذیل چار دیگر رسالوں کے بھی نسخے موجود ہیں:

الف۔ **رسالہ تلقینیہ:** جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے یہ مریدوں کے لیے "تلقین" کے عنوان سے رقم کیا گیا ہے اس کے دو قلمی نسخے رامپور رضا لائبریری کی زینت ہیں:

۱۔ شمارہ کتاب: ۳۷۷، سنہ کتابت: ۹۵۱ ہجری، تعداد اوراق: ۳۷۶ ب تا ۳۵۸ ب

۲۔ شمارہ کتاب : ۷۸۷، سنہ کتابت : ۹۵۱، ھجری، تعداد اوراق : ۲۸۷، ب تا ـــــ

ب ـــ غایۃ المکان فی درایۃ الزمان : ڈاکٹر محمد ریاض نے اپنی کتاب "احوال و آثار و اشعار میر سید علی ھمدانی (با شش رسالہ از وی) چاپ دوم، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان شمارہ ردیف : ۱۲۱۔ ۱۹۹۱ عیسوی میں درج کیا ہے کہ یہ تاج الدین محمود اشنہی کی تالیف ہے، اور غلطی سے میر سید علی ھمدانی کے نام منسوب ہوگئی ہے اس کا فارسی متن پاکستان سے شایع ہو چکا ہے مزید براں اس کا انگریزی ترجمہ کر کے جناب عبد الحمید کمالی نے کراچی سے شایع کیا ہے اس کے درج ذیل دو قلمی نسخے رامپور رضا لائبریری میں موجود ہیں :

۱۔ ردیف کتابخانہ : ۸۷۱۹، شمارہ کتاب : ۸۶۶، تعداد اوراق : ۲۷

۲۔ ردیف کتابخانہ : ۱۴۸ھ، شمارہ کتاب : ۸۶۷، سنہ کتابت : ۱۲۱۲، ھجری
تعداد اوراق : ۲۷، ب تا ۵۹، الف

ج ـــ رسالہ مشقیہ : یہ رسالہ میر سید علی ھمدانی کی تالیف کے نام سے رامپور رضا لائبریری میں موجود ہے اس کے درج ذیل دو قلمی نسخے ہیں۔

۱۔ شمارہ کتاب : ۷۷۳، سنہ کتابت : ۹۵۱، ھجری، تعداد اوراق : ۲۶۲، ب تا ۲۷۰، الف

۲۔ شمارہ کتاب : ۷۸۷، سنہ کتابت : ندارد۔ تعداد اوراق : ۵۳ ب تا ۵۸، الف

د ـــ رسالہ نفسیہ : ڈاکٹر محمد ریاض نے اپنی کتاب "احوال و آثار و اشعار میر سید علی ھمدانی" میں وضاحت سے تحریر کیا ہے کہ جو رسایل میر سید علی ھمدانی کے تحریر کئے ہوتے ہیں اور میری دسترس ان تک نہیں ہو سکی ہے رسالہ نفسیہ بھی انہی میں ایک ہے، مزید یہ بھی لکھا ہے کہ اس رسالے کو "رسالہ در بیان روح و نفس" یا "روح و نفس" بھی کہا جاتا ہے۔

اس کا ایک قلمی نسخہ اکیڈمی آف سائینسز تاشقند (تاجیکستان) میں ہے مزید انڈیا آفس لائبریری کے کیٹلاگ جلد اول، ص ۲۳۲ پر یہ بھی ذکر موجود ہے کہ علی ھمدانی کا "رسالہ نفسیہ"

قاضی حیدر الدین ناگوری کے اہتمام سے ۱۳۳۲ ہجری قمری میں دہلی سے شایع ہوا ہے
اس کا واحد قلمی نسخہ رامپور رضا لائبریری میں شمارہ کتاب ۷۸۷ پر سنہ کتابت اور کاتب کے ذکر کے بغیر تعداد اوراق میں ۲۴۰ ب تا ۲۹۵ ب ضرور درج ہے

رامپور رضا لائبریری میں میر سید علی ہمدانی کی فارسی و عربی تالیفات کے ۶۳ قلمی نسخے موجود ہیں جنہیں بیشتر قابل استفادہ ہیں۔ اس لیے اگر میر سید علی ہمدانی پر کوئی بھی تحقیقی کام کرنا ہو تو رامپور رضا لائبریری کے قلمی نسخوں سے مراجعہ کئے بغیر اچھا کام انجام نہیں دیا جاسکتا ہے۔

میر سید علی ہمدانی کی تالیفات میں درج ذیل پینتیس ۳۵ رسالے ایسے ہیں جن کے قلمی نسخے رامپور رضا لائبریری میں موجود نہیں ہیں۔ نہایت اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے صرف ان رسایل کے ناموں پر اکتفا کیا جا رہا ہے:

۱۔ رسالہ بہرام شاہیہ ۲۔ رسالہ موچلکہ (مچلکہ) ۳۔ چہل مقام صوفیہ
۴۔ رسالہ اعتقادیہ ۵۔ اصطلاحات صوفیہ ۶۔ تحقیقت ایمان
۷۔ حق الیقین ۸۔ حل الفصوص ۹۔ درویشیہ
۱۰۔ آداب المریدین ۱۱۔ استاد اوراد فتحیہ ۱۲۔ رسالہ مناجات
۱۳۔ آداب سفرہ ۱۴۔ طائفہ مردم ۱۵۔ حقیقت نور و تفاصیل انوار
۱۶۔ معاش السالکین ۱۷۔ اختیارات منطق الطیر (ھفت وادی)
۱۸۔ فی سواد اللیل ولبس الاسود ۱۹۔ اسناد حلیہ حضرت رسول اکرمؐ ۲۰۔ رسالہ سوالات (کلامی)
۲۱۔ مرادات دیوان حافظ ۲۲۔ فراست تامہ ۲۳۔ رسالہ صفریہ
۲۴۔ معرفتہ النفس ۲۵۔ رسالہ شریفیہ در بحث وجود ۲۶۔ رسالہ آداب المشایخ
۲۷۔ فرہنگ میر سید علی (در الفاظ قرآن مجید) ۲۸۔ مقالات امیریہ (ممکن ہے مکتوبات امیریہ ہی ہو)

۲۹. دستور العمل ۳۰. اخلاق محرم یا محترم ۳۱. رسالہ تاویل

۳۲. طبقات باطنیہ ۳۳. ادعیہ فارسی ۳۴. مقامات السالکین

۳۵. ابنائی زمان و مکان

ممکن ہے تحقیق سے یہ بھی انکشاف ہو کہ بیان شدہ پینتیس ۳۵ رسالوں میں سے کچھ وہی ہیں جن کا ذکر دوسرے ناموں سے کیا جا چکا ہو یا یہ مستقل رسالے ہی ہوں۔ قرون وسطیٰ میں یہ عام رواج ملتا ہے کہ مریدین کوئی کتاب یا رسالہ لکھ کر عقیدت میں اسے مرشد کو معنون کر دیتے تھے۔ بہر حال یہ ایک تحقیق طلب مسئلہ ہے جس کا اس مقالے میں احاطہ کرنا بعید ہے۔ میر سید علی ہمدانی جیسی قاموسی شخصیات برسہا برس میں کرہ ارض پر جلوہ فگن ہوتی ہیں ان کا سب سے عظیم کارنامہ یہ ہے کہ نہایت کم عمر میں سفر و حضر کے باوجود اس قدر عالمانہ اور اتنی بڑی تعداد میں کتب و رسائل تالیف کئے۔ عربی کی کتابیں جدا، مزید براں وہ شاعر بھی تھے اور ان کا کلام ملتا ہے وہ شاعری میں علی یا علائی دونوں تخلص کرتے تھے اس لیے میر سید علی ہمدانی کے مقطع سے انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے مقالے کو ختم کرتا ہوں۔

عشق جانان آتش و جان علائی خس بود
خس چو در آتش فنا شد دیگر او را خس مخوان

★